● بحرِ بے گناہ (The Sinless Sea)   مصنفہ: ڈاکٹر آفرین صدیقی   ترجمہ: عمرانہ معزّ

ضخامت: 174 صفحات   قیمت: 200 روپے   ناشر: وی بک پبلشرز، راولپنڈی

اس سفرنامہ حج کی مصنفہ محترمہ عمرانہ معزّ کی نواسی ڈاکٹر آفرین صدیقی (ایم آئی ٹی، امریکہ) نے جو کہ خلائی انجینئرنگ کی گریجویٹ ہیں۔ انھوں نے اسے انگریزی زبان میں لکھا۔ 2000ء میں انھوں نے اپنے شوہر ڈاکٹر حامد زمان کے ساتھ فریضۂ حج ادا کیا۔ حج کے مقدس سفر پر ہر سال لاکھوں لوگ جاتے ہیں۔ لیکن ہر مسافر کے جذبات اور تاثرات مختلف ہیں۔ ہر شخص کی سرشاری کی کیفیت الگ ہوتی ہے۔ محترمہ آفرین صدیقی لکھتی ہیں:

> ”وقت گزرنے کے ساتھ جیسے میں اپنے معمول میں مصروف ہوگئی۔ مجھ پر انکشاف ہوا کہ میرا دل ابھی ابھی ارضِ پاک مکہ ہی میں ہے۔ میرے دماغ میں حج چھایا ہوا ہے۔ تب میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ کے غور و فکر کے لیے اپنے جذبات کو میں روزنامچہ میں محفوظ کرلوں۔“

اس سفرنامے میں محبت اور عقیدت کا جذبہ موجزن ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سفرنامے کو عزت اور شہرت عطا کرے۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● اور تنکے بکھر گئے   مصنفہ: عمرانہ معزّ

ضخامت: 120 صفحات   قیمت: 150 روپے   ناشر: وی پرنٹ بک پبلشرز راولپنڈی

زیرِ نظر کتاب محترمہ عمرانہ معزّ کا ناولٹ ہے۔ اس کا انتساب مصنفہ نے ان تمام بچوں کے نام کیا ہے۔ ”جن کے رفیق ان کے پالتو جانور ہیں۔“ یہ نہایت منفرد اور اچھوتا انتساب ہے۔ سید منصور عاقل لکھتے ہیں:

> ”زیرِ نظر تصنیف کی ایک اہم خصوصیت انسان و حیوان کی تخلیقی وحدت کے وہ سرچشمے ہیں۔ جنھوں نے ہر دو مخلوق کو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور پیار کے رشتوں میں منسلک کر دیا ہے۔ لندن میں تین سال قیام کے بعد ڈھاکہ واپس آکر جس خاندان کی کہانی سے ناولٹ کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ ازاوّل تا آخر بچوں، بڑوں اور گھریلو جانوروں کی ایسی خوبصورت داستان ہے۔ جن میں بچوں کا جانوروں سے والہانہ پیار اور جانوروں کی اہلِ خانہ سے وفاداری آئینِ فطرت پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہیں۔“

مصنفہ کا تعلق عظیم آباد (بہار) کے ایک علمی خانوادے سے ہے۔ تقسیم ہند کے بعد ان کا خاندان ہجرت کرکے مشرقی پاکستان آگیا۔ اور پھر جب ڈھاکہ کے کوچہ و بازار ان کے مکینوں پر تنگ ہوگئے تو وہ پاکستان (مغربی پاکستان) میں آگئے۔

ایک اقتباس دیکھئے:

> ”نمی باجی! آپ کے ابو یہاں اتنا پہلے سے آئے۔ آپ یہیں پیدا ہوئیں۔ یہاں کی سرکاری زبان ایک عرصے سے بنگالی ہے تو پھر آپ بنگالی کیوں نہیں سیکھ لیتیں؟ انگلش مقولے کے مطابق ”جب یہاں رہنا ہے تو انہی کی طرف رہے۔“ نغمہ نے مشورہ دیا۔ اس کے معصوم ذہن نے سوچا۔ بنگالیوں کے اردو سے عقیدت کے جذبے کو اگر سراہا گیا ہوتا تو آج ان کی نفرت کا یہ عالم نہ ہوتا۔“

میرا خیال ہے کہ اس ناولٹ میں خودنوشت سوانح کی ایک جھلک موجود ہے۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)